دل کی بات: سید یونس الحسنی

کہیں یہ سچ تو نہیں .... ؟

امریکہ روس اور دوسرے مغربی ممالک اپنے عالمی اور علاقائی مفادات کیلئے افغان جہاد اور کشمیر کی تحریک حریت کے دور رس نتائج و عواقب کے حوالے سے بعض "سنگین" خدشات و تحفظات کا شکار ہیں۔ ان کیفیات میں اسلام اور فرزندانِ اسلام کے خلاف ان کی خفی و جلی عصبیتوں کے عمل دخل کو بھی ہر گز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ساتھ ان کی کشیدگی اور کبیدہ خاطری کی تازہ ترین وجہ "ایٹمی صلاحیت" ہے... ویسٹرن ایشیاء میں موجود امریکی افواج کے سبکدوش ہونے والے کمانڈر انچیف جنرل انتھونی زینی نے اپنے حالیہ ٹیلی ویژن انٹرویو میں اسی پریشانی کا اظہار کیا ہے کہ "پاکستان کا ایٹمی ہتھیاروں کا ذخیرہ بنیاد پرستوں کے ہاتھ لگ سکتا ہے کیونکہ ایک سال قبل جن جرنیلوں نے اقتدار پر قبضہ کیا تھا وہ انتہا پسند اسلامی گروپوں اور جنگجوؤں کے گھیرے میں آ چکے ہیں لہٰذا جنرل مشرف اس سلسلے میں امریکہ کی آخری امید کہے جا سکتے ہیں"

دوسری طرف چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف نے جوابی انٹرویو میں جنرل زینی کے خدشات کو بے معنی، بے بنیاد اور دور از کار قرار دیتے ہوئے واضح کیا کہ "اسلامی گروپس قومی و صوبائی انتخابات میں کبھی بھی قابل ذکر نشستیں نہیں جیت سکے اسلیے یہ بات غیر حقیقت پسندانہ ہے"

ہماری سوچی سمجھی رائے ہے کہ افغانستان کی خوننا بہ بار صورت حال اور کشمیری عوام کی موجودہ کسمپرسی جنرل زینی جیسے دانشوروں کی ماہرانہ تجزیاتی رپورٹوں پر مبنی امریکی پالیسیوں ہی کا منطقی اور لازمی نتیجہ ہے۔ اپنے دیرینہ اتحادی اور طاقتور فوجی حیثیت کے حامل ملک کے بارے میں ان کے خیالات اور دین اسلام کے متعلق رویے اور اندازے ایسے ہی الم غلّم ہیں تو ہماری دعا ہے کہ خدا پاکستان کو امریکی مہارتوں کے اثراتِ بد سے محفوظ و مامون رکھے۔

تصویر کا ایک رخ یہ ہے کہ قوم نے جنرل مشرف سے بہت سی توقعات اس لیے وابستہ کر رکھی ہیں کہ وہ کٹھن حالات میں بھی روشن پہلو کے متلاشی ہوئے ہیں۔ شاید انہوں نے وطن عزیز میں عزم و اعتماد کی روح پھونکی ہے، وہ بادِ خزاں سے نفرت اور فصل بہاراں سے محبت کرتے ہیں۔ ان کے اخلاص پر شبہ کی گنجائش نہیں۔ مسئلہ کشمیر پر ان کے دو ٹوک مؤقف کی ہیبت سے بھارتی قیادت لرزہ براندام ہے ان کی افغان پالیسی بے لچک ہے جس سے گروہ دشمناں مسلسل رت جگے کا شکار ہے۔ ان کا کہنا بجا ہے کہ قوموں کی زندگی میں ماہ و سال کی بجائے وقار، اتحاد اس کی روحانی اور اخلاقی قوت کو ایک باعظمت مقام حاصل ہے یہی خوش کن کیفیات پورے معاشرے کو صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے پر آمادہ و تیار کرتی ہیں انہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ کھلا دل اور کھلا ذہن رکھنے والا پختہ کار [illegible] کبھی غلط فہمیوں کا نخچیر نہیں ہوتا [illegible]، کے کان

آنکھیں کھلی ہوتی ہیں وہ حب وطن کے جذبات سے معمور و مخمور رہتا ہے وہ صرف اور صرف اپنی قوم کی پہلی اور آخری امید ہوتا ہے کسی گندم نما جو فروش کی ہر دم امیدوں کا مرکز محور نہیں بنتا سوال پیدا ہوتا ہے کہ جنرل زینی نے کس برتے پر جنرل مشرف کو اپنی آخری امید قرار دیا ہے؟ اس کا جواب کون دے گا؟

دوسری طرف جرنیلی حکومت کا ایک سالہ اعمال نامہ سب کے سامنے ہے۔ دانش افرنگ کے علمبرداروں کو این جی اوز کے نام پر منظم کر کے وطن عزیز میں الحادی لبرل ازم پھیلانے کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ قادیانی بزرجمہروں کو حیلے بہانوں سے بھرپور ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھنے کیلئے تحفظ فراہم کیا جا رہا ہے۔ جہادی تنظیموں پر مختلف پابندیاں لگائی جا رہی ہیں۔ دینی اداروں میں بتدریج سرکاری مداخلت کی راہ ہموار کی جا رہی ہے۔ مولانا لدھیانوی کا قتل ابھی تک سوالیہ نشان ہے اور نامزد قاتلوں کی گرفتاری سے گریز پائی نے طبقۂ علماء میں اضطراب پیدا کر دیا ہے۔ مایوسی برق رفتاری سے دینی حلقوں کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے۔ پاکستان کے شمالی حصے اور کچھ افغان علاقوں کو ملا کر خود مختار آغا خانی سٹیٹ تشکیل دینے کی نامشکور سعی کرنے والے اسماعیلی فرقے کے سربراہ کی آمد پر شاہانہ استقبال نے بہت سے شبہات کو جنم دیا ہے محب وطن طبقہ انگشت بدنداں ہے کہ تمام خفیہ اداروں اور بین الاقوامی حالات پر نظر رکھنے والے تمام اہل بصیرت کی متفقہ رپورٹوں کے باوجود کریم آغا خان کی حسب معمول سرکاری سطح پر پزیرائی، چہ معنی دارد؟

ادھر ممتاز عالم دین اور جمعیت علماء اسلام کے امیر مرکزیہ مولانا فضل الرحمن کو قاتلانہ حملے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں تا کہ وہ امریکہ اور آغاخان مخالف سرگرمیوں سے باز آ جائیں۔ قبل ازیں آغا خانی سٹیٹ کے شدید ترین مخالف مولانا عبید اللہ چترالی کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا اور قاتل تادم تحریر گرفتار نہیں ہوئے۔ مولانا فضل الرحمن افغان اسلامی انقلاب اور الشیخ اسامہ بن لادن کے زبردست مؤید و مددگار ہیں وہ امریکہ کے خلاف ملک کے طول عرض میں کانفرنسیں کر کے لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ عہد حاضر میں امریکہ سب سے بڑا اسلام دشمن اور آغا خانی پاکستان دشمن ہیں۔ یہ دونوں انڈونیشیا کی طرح پاکستان کو بھی شکست و ریخت کا نشانہ بنانے کی سازش کر رہے ہیں۔ ہم واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مولانا فضل الرحمن علماء کی متاع عزیز ہیں۔ اگر انہیں گزند پہنچی تو ارض وطن میں یہودی، نصرانی، فرنگی، امریکی اور ان کا کوئی ذلہ خوار محفوظ نہیں رہے گا۔ چاہے وہ مقتدر ہو یہ غیر مقتدر۔ جنرل مشرف اگر امریکہ کی آخری امید ہیں تو مولانا فضل الرحمن اسلامیانِ پاکستان کی تمنائے عزیز ہیں۔ سرکاری ایجنسیوں کی طرف سے مولانا کو قبل از وقت خطرۂ جاں کی اطلاع سے ظاہر ہے کہ ان اداروں کو ان کج رو دوں نہاد طبقات کا بھی بخوبی علم ہو گا جو اس فعلِ قبیح کے مرتکب ہوں گے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے طفلانِ ناہموار کو فوری طور پر قانون کی گرفت میں لا کر قرار واقعی سزا دی جائے تا کہ وطن عزیز کی سالمیت پر آنچ نہ آنے پائے۔ درج بالا حقائق کی بنیاد پر عوام میں یہ سوچ توانا ہو رہی ہے کہ جنرل زینی کا کہا کہیں سچ تو نہیں.........؟